''اسلام زندہ باد'' کانفرنس

محمد اعجاز مصطفی

جمعیت علماءِ اسلام کا قابل تبریک کارنامہ

متحدہ پاکستان میں استخلاصِ وطن کی تحریک کی آبیاری اور اُسے پروان چڑھانے کے لئے علمائے حقہ ہی پیش پیش تھے۔ اسی طرح تحریک پاکستان میں بھی علمائے کرام کا کردار مثالی تھا، جس کے نتیجہ میں ملک عزیز پاکستان وجود میں آیا۔

پاکستان کی بنیاد اور اساس نفاذِ اسلام تھی، پاکستان کا مطلب کیا: ''لاإلہ إلااللہ '' جیسے نعرے سے عوام کے ایمان وایقان کو انگیخت کیا گیا۔ لیکن ابتداء ہی سے خصوصاً قائد ملت لیاقت علی خان مرحوم کے بعد تدریجاً یہاں نفاذِ اسلام نہیں ہونے دیا گیا۔

۹، ۱۰فروری ۱۹۴۹ء مطابق ۱۰، ۱۱ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ کو جمعیت علمائے اسلام کے زیرِ اہتمام ڈھاکہ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی، جس کے خطبۂ صدارت میں علامہ شبیر احمد عثانی نور اللہ مرقدہٗ نے اس طبقہ کی تمام کج ادائیوں کو طشت از بام کیا اور نفاذِ اسلام کے سلسلہ میں ان کے تمام شکوک وشبہات اور اعتراضات کا جواب دیا۔ آپ ہی کی کوششوں سے قراردادِ مقاصد اسمبلی سے پاس ہوئی، جو آج بھی آئینِ پاکستان کا حصہ ہے۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کی اپنی شرارتوں اور غنڈہ گردی کی بنا پر جب اہلامیانِ پاکستان نے تحریک چلائی، تو اس وقت محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہٗ کی امارت اور قومی اسمبلی میں حضرت مفتی محمود قدس سرہٗ کی قیادت میں پارلیمنٹ نے آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اُس کے بعد متعدد بار علمائے کرام نے نفاذِ شریعت کی غرض سے قومی اسمبلی، سینیٹ اور صوبائی اسمبلی میں شریعت بل اور حسبہ بل پیش کئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب بھی

نفاذِ اسلام کی بات کی گئی، اشرافیہ نے اس کی راہ میں روڑے اٹکائے اور فرضی مشکلات کے پہاڑ کھڑے کرکے پاکستان میں نفاذِ اسلام کی راہ روکی گئی، آج پاکستان کو قائم ہوئے ۶۴ برس ہوگئے، لیکن یہاں اسلام نافذ نہیں ہوسکا۔ اس ملک میں برسرِ اقتدار طبقہ ہمیشہ یورپ وامریکہ کے مفادات کا محافظ رہا، اس ملک میں جو بھی کرسیٔ اقتدار پر براجمان ہوا، اس نے ملک اور قوم کے لئے کچھ کیا ہو یا نہ، البتہ اسلام اور مسلمانوں کا گلا ضرور دبایا۔

دوسری طرف حامیانِ دین وشریعت اور علمائے حقہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ حکام کو پاکستان کے مقاصد سے منحرف نہ ہونے دیا جائے، اس لئے انہوں نے اربابِ اقتدار کو ان کے بیرونی آقاؤں کے پروگرام کی تکمیل سے نہ صرف یہ کہ باز رکھا، بلکہ ہمیشہ کوشش کی کہ کسی طرح خدا کی زمین پر خدا کا قانون نافذ ہوجائے۔

جمعیت علماء اسلام جو پاکستان کی ملک گیر عوامی دینی جماعت ہے، جس کا منشور قرآن و سنت اور اسلام کے عادلانہ نظام کا نفاذ ہے۔ انسانیت کش استحصالی نظام کا خاتمہ، انسانی حقوق کی پاسداری اور شہریوں کے بنیادی حقوق کے لئے جدوجہد اس کا اثاثہ ہے۔ جمعیت علماء اسلام کا نصب العین رضائے الٰہی کا حصول اور اعلائے کلمۃ اللہ اس کا مقصود ہے۔

آج دنیا میں تہذیبوں کے ٹکراؤ کی جنگ ہے، مغرب مسلمانوں پر اپنی تہذیب مسلط کرنے پر تلا ہوا ہے، اور اس کے لئے اس نے کئی محاذ کھول رکھے ہیں۔ سامراج کی ان تمام فتنہ سامانیوں اور چالوں سے پاکستانی عوام کو بچانے اور ان سے باخبر رکھنے کے لئے قائد اسلامی انقلاب، امیر جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے مختلف شہروں میں کانفرنسوں کی صورت میں رابطہ مہم کا فیصلہ کیا۔ کئی شہروں میں کامیاب کانفرنسوں کے بعد کراچی میں باغِ قائداعظم محمد علی جناح میں ''اسلام زندہ باد کانفرنس'' منعقد ہوئی، جس کی مثال کراچی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کانفرنس کی تیاری میں جمعیت علماء اسلام کراچی کی قیادت اور کارکنوں نے انتھک محنت کی۔ کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں علمائے کرام، دینی مدارس کے منتظمین اور خطباء حضرات کے نام ایک دعوت نامہ تیار کیا گیا، جس کا متن یہ ہے:

''محترم ومکرم.............................. زیدت الطافکم ومعالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ملک کی موجودہ دینی، سیاسی اور اقتصادی صورت حال میں جو لاوا پک رہا ہے اور عالمی استعمار نے یہودی وصلیبی پروگراموں اور منصوبوں کو ہمارے ملک عزیز پاکستان پر مسلط کرنے کے لئے جوگٹھ جوڑ کرلیا ہے، اس کے

پیش نظر اس کا مؤثر تدارک، نظریۂ پاکستان، دینی مدارس ومساجد اور اسلامی مراکز کی حفاظت، امت مسلمہ کو رشتۂ وحدت میں پرونا اور ملک وملت کی صحیح رہنمائی کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لئے ۲۷ر جنوری ۲۰۱۲ء بعد نمازِ جمعہ بمقام شاہراہِ قائدین ''اسلام زندہ باد'' کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے، جس میں جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنماؤں کے علاوہ قائد ملتِ اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب دامت برکاتہم کا خصوصی خطاب ہوگا۔ آپ سے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعاؤں اور توجہات کی درخواست کے ساتھ یہ بھی استدعا ہے کہ اپنے احباب وحلقۂ اثر کو اس کانفرنس میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ متوجہ فرمائیں۔ واجرکم علی اللہ۔''

اس کانفرنس میں ملک بھر کے اراکین قومی اسمبلی، اراکین صوبائی اسمبلی، اراکین سینیٹ اور جمعیت علماء اسلام کے راہنماؤں کے علاوہ بزرگان دین، اکابر علماء کرام اور مشائخ عظام کثیر تعداد میں شریک ہوئے، جن میں وفاق المدارس العربیہ کے صدر حضرت مولانا سلیم اللہ خان زید مجدہم، حضرت مولانا عبد الصمد ہالیجوی صاحب، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس وشیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب، استاذِ حدیث حضرت مولانا محمد انور بدخشانی صاحب، استاذِ حدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب، استاذِ حدیث حضرت مولانا امداد اللہ صاحب قابلِ ذکر ہیں۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا عبد الغفور حیدری، اکرم درانی، حافظ حسین احمد، سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، حضرت مولانا سید عبد المجید ندیم شاہ صاحب، مولانا عبد الغفور قاسمی اور دیگر نے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے اپنے خطاب میں جو کچھ فرمایا، وہ ہدیۂ قارئین ہے، ڈاکٹر صاحب نے فرمایا:

''میرے معزز بزرگو اور عزیز بھائیو! آزادی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، کوئی قوم آزاد ہو، یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر بنی اسرائیل کو یہ نعمت یاد دلائی کہ تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ فرعون اور فرعون والے تم پر ظلم کیا کرتے تھے، تم غلام تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے تھے، اور بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اس کا

نتیجہ یہ تھا کہ ان کی عورتوں سے وہ خدمت لیتے تھے اور بڑوں سے بیگار لیتے تھے۔
آپ نے سنا ہوگا کہ مصر میں فرعون کے بہت بڑے بڑے اہرام مصر بنے ہوئے ہیں، بڑے بڑے پتھروں کے مصنوعی پہاڑ ہیں، جو ان کی قبریں تھیں، یہ بڑے بڑے پتھر بنی اسرائیل کے ذریعہ لائے جاتے تھے، فرعونیوں کے ہاتھ میں بڑے بڑے کوڑے ہوتے تھے، ان سے انہیں مارتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو آزادی دی اور فرعون کو غرق کیا اور یہ بنی اسرائیل اُس کنارے پر تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ نعمت یاد دلاتا ہے۔ اور ایسا ہی ہمارا حال ہے۔ ہم غلام تھے، استعمار ہم پر غالب تھا اور فرعون نے تو بچوں کو ذبح کیا، لیکن استعمار نے ہزاروں علماء کو ذبح کیا، وہ سب جرم کئے جو آپ کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے محنت کی، آزادی کے لئے قربانیاں دیں اور آخر کار اس کو یہاں سے بھاگنا پڑا اور ہمیں آزادی مل گئی۔ اور اس آزادی کا عنوان بھی اسلام تھا۔ ہمارے قائدین، ہمارے عوام سب کی زبان پر یہی تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا: ''لاإله إلاالله'' اللہ نے ہمیں یہ نعمت دی۔
ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم نے جو وعدے کئے تھے، ان پر عمل کرتے اور واقعی ملک کو مثالی اسلامی مملکت بنا کے دنیا کے سامنے پیش کرتے، لیکن نعمت ملنے کے بعد ہمارے قائدین نے بھی اور ہم عوام نے بھی سرکشی اختیار کی، ناشکری کی، إلا ماشاء اللہ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج تک ہمیں اسلامی نظام نہیں مل سکا۔ اس کی سزا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کبھی زلزلہ کی شکل میں آتا ہے، کبھی سیلاب کی شکل میں آتا ہے۔ جماعتیں آپس میں لڑ رہی ہیں، ہر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہا ہے۔ اور پاکستان کا رہنے والا اپنی جان و مال اور عزت پر مطمئن نہیں کہ ہر وقت اُس پر خوف مسلط رہتا ہے۔ یہ بھی اللہ کا عذاب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''لئن شكرتم لأزيدنكم ولئن كفرتم إن عذابي لشديد''۔ یعنی میری نعمت کا شکر ادا کروگے تو اور دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب سخت ہے۔
میرے بزرگو اور بھائیو! اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کا عذاب ہم سے دور ہو جائے، اگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ ملک اسلامی ملک بن جائے، اس کے اندر اسلام کا بول بالا ہو تو پھر ہمارے حکمرانوں سے لے کر عوام تک ہم سب کو توبہ کرنی

چاہئے، ہمیں اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں۔ ہمارے حکمران بھی صدق دل سے توبہ کریں، ہم عوام بھی صدق دل سے توبہ کریں اور اس کا وعدہ کریں کہ اے اللہ! ہم اپنی اجتماعی زندگی میں بھی اور انفرادی زندگی میں بھی آپ کے دین پر چلیں گے اور آپ کی تعلیمات پر عمل کریں گے۔ اور اگر ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی پیروی کی تو انشاء اللہ یہ عذاب بھی ٹلے گا اور اللہ کی نعمتیں بھی آئیں گی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اللہ تعالیٰ کے نیک حکمرانوں میں سے تھے اور ان کو خلیفہ راشد کہا جاتا ہے، ان کے عدل وانصاف اور دین داری کی وجہ سے اللہ نے ایسی برکت دی کہ ان کے دور میں ایک انسان پیسے لے کر باہر نکلتا، کوئی فقیر نہیں ملتا تھا، جس کو وہ پیسہ دے۔ اور زمین میں جو غلہ و پھل عام طور پر اُگتے تھے، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کئی گنا زیادہ پھل اور کثرت کے ساتھ غلہ دیا کرتے تھے۔

میرے بزرگو اور بھائیو! ایک ہی راستہ ہے، ہم توبہ کرکے وعدہ کریں کہ اے اللہ! آئندہ ہم اپنی زندگی کو تیرے احکام، تیری کتاب اور پیغمبر ﷺ کی سنت کے مطابق گزاریں گے اور حکمران بھی وعدہ کریں، توبہ کریں۔ ہماری آواز وہاں تک نہیں پہنچ سکتی، میں میڈیا والوں سے گزارش کروں گا کہ: میری آواز وہاں تک بھی پہنچائیں اور ان سے کہیں کہ اللہ کا جب عذاب آئے گا، نہ تم بچو گے، نہ ہم بچیں گے۔ توبہ کرو، تمہاری کرسی کی حفاظت بھی ایک نے کرنی ہے اور وہ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر زندہ رکھے اور اسلام کے لئے سارے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد''۔

جمعیت علماء اسلام کے امیر اور قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن دامت برکاتہم نے ''اسلام زندہ باد'' کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بجا طور پر فرمایا کہ: ملک کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے اور مسائل کو حل کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ اسٹیبلشمنٹ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ: اسٹیبلشمنٹ نے اس ملک کو سیکورٹی اسٹیٹ بنا دیا ہے، مقتدر ادارے اپنی ناکامی تسلیم کرلیں، مغرب کی جانب سے مسلمانوں کی تذلیل، قرآن پاک کی توہین اور اسلام دشمن اقدامات ہمیں انتہا پسند رویہ اختیار کرنے پر مجبور کر رہے ہیں، امریکا اور اس کے حواری سن لیں، امریکا سے آقا اور غلام کا رشتہ قبول نہیں، انتخاب جیت گئے تو پورے ملک میں عوام کو مفت طبی اور تعلیمی سہولتیں فراہم

کریں گے۔ بندوق کی نوک پر شریعت کے نفاذ کے مطالبے کو درست نہیں مانتے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل نہ کرنے والے مسلح تنظیموں سے بڑے مجرم ہیں، سرمایہ دارانہ اور جاگیر دارانہ نظام مسائل کی جڑ ہے، کھوکھلے نعرے نہیں لگاتے، معاشی مسائل کے حل کا منشور رکھتے ہیں، کیمونزم اور کیپٹل ازم کی ناکامی کے بعد اسلامی نظام دنیا کا مقدر ہے۔ انسان کے بنائے ہوئے معاشی نظام مسائل کے حل میں ناکام ہو چکے ہیں، ہم مذاکرات کے قائل ہیں، اگر افغانستان کا مسئلہ مذاکرات سے حل ہوتا ہے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں، روٹی کپڑا اور مکان کے نعرے نے کبھی بھوکے کا پیٹ نہیں بھرا، مغرب کی انتہا پسندی کے خلاف ہمیں بھی انتہا پسند پالیسی بنانے کا حق ہے۔

جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ:

''سندھ کے عوام نے جمعیت علماء اسلام پر بے لاگ اعتماد کیا ہے، جس کا ثبوت آج کا یہ فقید المثال عوامی اجتماع ہے، آج کی کانفرنس حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن کی تحریک کا تسلسل ہے، جمعیت علماء اسلام کے جیالوں نے اس نعرے کو نئی جلا بخشی ہے اور قوم کو احساس دلایا ہے کہ پاکستان کے قیام کا مقصد غلامی کو دوام بخشنا نہیں، بلکہ حقیقی آزادی حاصل کرنا تھا، مگر قیام پاکستان سے ہی ملک پر ایسا نظام نافذ کر دیا گیا اور لوگ قابض ہوئے کہ ہمیں فرنگی کے دور سے نکال کر امریکی استعمار کے حوالے کر دیا گیا اور پاکستان کو اسٹیبلشمنٹ نے سیکورٹی اسٹیٹ بنا دیا، ملک کا سرمایہ اسٹیبلشمنٹ کی عیاشیوں پر خرچ ہوتا ہے اور غریب بھوکا رہ رہا ہے۔ پاکستان کے قیام کا مقصد اسلامی فلاحی ریاست کا قیام تھا، مگر اس کو فلاحی ریاست کی بجائے اسٹیبلشمنٹ کی ریاست بنا دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں معاشی انقلاب لانے کی ضرورت ہے۔ ملک کے وسائل عوام کی ملکیت ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے سربراہ نے کہا کہ مزدور کو اداروں میں اس کا حق ملنا چاہئے، جب تک مزدور اور غریب مطمئن نہیں ہوگا، اس وقت تک ملک میں بہتری نہیں آسکتی۔ جے یو آئی نے خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں خان اور سرداری سسٹم کو ختم کیا اور اب سندھ میں جاگیرداری اور وڈیرہ شاہی کی لعنت کا خاتمہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ بعض قوتیں مذہبی طبقے کو مذہبی انتہا پسندی کی طرف دھکیلنا چاہتی ہیں۔ ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں: ہم انتہا پسند نہیں، انتہا پسند تم ہو۔ ہمیں تو قرآن پاک نے میانہ روامت قرار دیا ہے، ہم نے باطل نظریات اور غیر فطری نظریات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ مذہبی طبقے کو

زبردستی جنگ کی طرف دھکیلا جارہا ہے جو لوگ ہمیں انتہا پسند کہتے ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ابوغریب جیل، گوانتانا موبے، شبرغان اور دیگر انسانیت دشمن مقامات پر انسانیت کی کس طرح تذلیل کی گئی؟ کہیں پر زندہ انسانوں پر کتے چھوڑے گئے، کہیں پر زندہ انسانوں کے منہ پر پیشاب کئے گئے اور کہیں پر قرآن کی توہین کی گئی، امریکا میں گرجا گھروں میں قرآن پاک کو اعلانیہ طور پر جلایا گیا، آپ کا یہ انتہا پسندانہ رویہ ہمیں انتہا پسند بننے پر مجبور کررہا ہے۔ ہم امریکی عوام یا کسی کے دشمن نہیں، ہم امریکی رویوں کے دشمن ہیں، ہم مسائل کے حل کے لئے مذاکرات کے مخالف نہیں مگر امریکا اور اس کے حواریوں پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ پاکستان اور امریکا کے درمیان آقا اور غلام کے تعلقات ہیں، ہم اس بنیاد پر کسی پالیسی کو تسلیم نہیں کریں گے اور اس کے خلاف جمعیت علماء اپنے منشور کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ جب اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق قانون سازی نہیں کی گئی اور پارلیمنٹ نے بھی آئین کے مطابق اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اپنا کردار ادا نہیں کیا۔ اگر کسی نے اس وجہ سے بندوق اٹھا کر اسلامی نظام نافذ کرنے کی کوشش کی، اگر اس کے خلاف طاقت کا ستعمال درست ہے تو پھر پارلیمان میں بیٹھ کر اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہ کرنے والے بھی مجرم ہیں اور ان کے خلاف بھی عوامی بغاوت ہونی چاہئے، انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں قراردادوں پر عمل ہوتا تو آج ہمیں ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑتا، کبھی قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اغوا کرکے اس کی تذلیل کی جاتی ہے، کبھی ریمنڈ ڈیوس جیسے دہشت گرد معصوم پاکستانیوں کا قتل کرتے ہیں، کبھی ایبٹ آباد پر حملہ ہوتا ہے اور ہمارے ادارے بے خبر ہوتے ہیں، کبھی حقانی نیٹ ورک کی بنیاد پر پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور کبھی سلالہ پر حملہ ہوتا ہے، یہ سب کچھ ۲۰۰۱ء کی ملک دشمن پالیسیوں کا نتیجہ ہے، جس کی وجہ سے اب تک ملک کو ۷۰ ارب ڈالر کا نقصان ہو چکا، ۴۰ ہزار پاکستانی بے گناہ شہید ہو چکے ہیں، اس کے بدلے میں ہمیں ۹ سال کے دوران ساڑھے ۴ ارب ڈالر ملے جو سالانہ فی پاکستانی ۲ ڈالر بنتے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ہم اپنے مجرم کو تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ زبانی معاہدات ہوئے، آخر یہ اختیار کس کو

حاصل تھا کہ وہ ۱۸ کروڑ عوام کا سودا کرے؟۔ غلط پالیسیوں نے ہمیں بھکاری بنا دیا، یہ ادارے کیوں نہیں تسلیم کرتے ہیں کہ وہ ناکام ہو چکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ جلسے بڑے کرتے ہیں، لیکن ووٹ آپ کو نہیں ملتے؟۔ میں ان سے کہنا چاہتا ہوں کہ اسٹیبلشمنٹ درمیان سے ہٹ جائے پھر دیکھتے ہیں کہ کس کو ووٹ ملتے ہیں اور کس کو نہیں ملتے؟۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں انتہا پسندی کو روکنے کے لئے صاف شفاف الیکشن وقت کی ضرورت ہے اور یہ عمل ووٹر لسٹ سے لے کر بیلٹ بکس تک ہر معاملے میں ہونا چاہئے، ورنہ ہمیشہ یہ سوال اٹھے گا: وہ کون سے ادارے ہیں جن کی وجہ سے ملک تباہ ہوا ہے؟۔ وہ اپنی اس ناکامی کو تسلیم کریں، انہوں نے مقتدر اداروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگوں کو باغی بناؤ اور ہمیں کہو کہ ان کا راستہ روکو، یہ سلسلہ کب تک چلے گا؟۔ اسٹیبلشمنٹ اب یہودی لابی کو پروان چڑھا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے دنیا کو اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانا ہے اور جمعیت علماء اسلام پوری دنیا کی اسلامی تحاریک کی حمایت کرتی ہے''۔

ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن زید مجدہم نے اپنے خطاب میں جو کچھ فرمایا، وہ پوری پاکستانی قوم کے دل کی آواز ہے اور قوم کے ذہنوں میں وسوسہ ڈالنے والے بہت سے سوالات کا تسلی بخش اور شافی جواب ہے۔

جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی اب پہلے سے زیادہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس پیغام کو گھر گھر، گلی گلی اور محلہ محلہ کے باشندوں تک پہنچائیں، منتشر اور بکھرے افراد کو اجتماعیت میں لائیں، ان کے مسائل سنیں، ان کے حل اور ازالہ کے لئے ان کے دست و بازو بنیں۔ ان شاء اللہ! اس سے جمعیت علماء اسلام کی قوت مضبوط ہوگی اور اسے تقویت ملے گی۔

جمعیت علماء اسلام کی قیادت سے ہماری درخواست ہے کہ اپنوں کو منانے کی کوشش کریں اور ان کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت فکر دیں، اس سے ان شاء اللہ! علماءِ دیوبند کی قوت مجتمع اور نفاذِ اسلام کی راہ ہموار ہوگی۔

ادارہ بینات ''اسلام زندہ باد'' کانفرنس کے انعقاد اور کامیابی پر جمعیت علماء اسلام کی قیادت، راہنماؤں اور کارکنوں کو دلی مبارکباد اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی مساعیٔ جمیلہ کو قبولیت سے نوازیں اور پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔